© rasailojaraid.com

مفکر اسلام، ممتاز عالم دین

رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم

علامہ محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد رمضان یوسف سلفی

حضرت مولانا حافظ عبدالغفور جہلمی رحمۃ اللہ علیہ کے نام اور کام سے ایک دنیا آگاہ ہے۔ وہ نہایت نیک، متقی، ذکی وفطین اور صاحب علم انسان تھے۔ جماعت اہلحدیث کے بے لوث مبلغ اور اسلام کے سچے داعی تھے۔ انہوں نے اپنی حیات مستعار کے دن اعلائے کلمۃ اللہ کی سربلندی اور توحید وسنت کی اشاعت میں صرف کئے۔ حافظ صاحب کی سرگرمیوں کا مرکز جہلم ٹھہرا۔ انہوں نے اس خطے میں مسلکی فروغ کیلئے جہد مسلسل سے مثالی کام کر کے دکھایا۔ اس وقت ضلع جہلم اور اس کے گردونواح میں جامعہ علوم اثریہ اور دیگر ادارے اور مساجد حافظ صاحب کی باقیات وصالحات میں شمار ہوتے ہیں۔ بلاشبہ حافظ صاحب مرحوم کی حسنات کی فہرست طویل ہے اس نابغہ عصری عالم دین نے 16 اکتوبر 1986 کو وفات پائی۔ اور جہلم میں آسودہ خاک ہوئے وہ خود تو متحرک اور فعال شخصیت تھے ہی انہوں نے اپنی اولاد کی بھی عمدہ تربیت کی اور انہیں دین اسلام کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ ماشاءاللہ ان کے تمام بیٹے دین کے خادم اور عالم دین بنے اور بیٹیاں بھی قرآن و حدیث کے علم سے بہرہ مند ہوئیں۔ مولانا حافظ محمد مدنی مرحوم حضرت حافظ عبدالغفور جہلمیؒ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ ان میں اپنے والد گرامی قدر کی بہت سی خوبیاں پائی جاتی تھیں۔ وہ قرآن کے حافظ، حدیث کے عالم، عصری تعلیم سے آراستہ اور مستند عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حافظ مدنی مرحوم کو علم وفضل کی بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ اوصاف وکمالات کے اعتبار سے اونچے مقام ومرتبے کے حامل تھے۔

طبقہ علماء میں انہیں بڑی قدرومنزلت حاصل تھی اور جماعت اہلحدیث میں انہیں تحسین کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ انہوں نے جماعت اہلحدیث کی تعمیروترقی کیلئے مرکزی جمعیت اہلحدیث کی طرف سے خوب کام کیا۔ ان کے ابتدائی حالات کچھ اس طرح ہیں۔

5 جنوری 1946 ہفتہ کے دن پیدا ہوئے۔ ان کا مولد فتح پور گوگیرہ ضلع اوکاڑہ ہے۔ عمر عزیز کی چند منزلیں عبور کرنے کے بعد ان کی تعلیم شروع ہوئی۔ حصول علم کیلئے دارالعلوم تعلیم الاسلام ماموں کانجن، جامعہ سلفیہ فیصل آباد، اور جامعہ شرعیہ دال بازار گوجرانوالہ میں زیر تعلیم رہے۔ اور کبار علماء سے علمی فیض حاصل کیا۔ تحصیل علم کے بعد مولانا مدنی مرحوم نے ادارہ علوم اثریہ منٹگمری بازار فیصل آباد سے حدیث میں تخصص کیا اور سند فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی کا رخ کیا اور وہاں عالم اسلام کے نامور شیوخ سے قرآن وحدیث کا علم پڑھا اور سند فراغت حاصل کی۔ دیار حبیب میں دوران تعلیم آپ مسجد نبویؐ میں درس حدیث ارشاد فرماتے رہے۔ اور حج کے ایام میں انہیں حرم شریف، منیٰ، مزدلفہ، اور عرفات میں حجاج کرام کی راہنمائی کیلئے مقرر کیا جاتا رہا۔ آپ نے جن عظیم المرتبت اساتذہ کرام کے آگے زانوئے تلمذ طے کئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حافظ محمد گوندلویؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ محدثؒ جھال خانوآنہ اور مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالویؒ۔ رحمھم اللہ تعالیٰ

دینی تعلیم سے فراغت کے بعد مولانا مدنی مرحوم نے وطن عزیز میں توحید وسنت کی دعوت پھیلانے کا فریضہ حسن وخوبی سے انجام دیا۔ وہ شعلہ بیاں خطیب اور سلجھے ہوئے مقرر تھے۔ ان کے خطبات اور مواعظ عالیہ نے سینکڑوں لوگوں کو توحید کی سمجھ عطا کی اور انہیں سنت کا عامل بنادیا۔ علامہ مدنی مرحوم تحرید

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نگارش کا بھی عمدہ سلیقہ رکھتے تھے، ان کے نوک دارقلم سے :''مرزائی کافر کیوں؟''، ''دوندے جانور کی قربانی''، ''پیرعبدالقادر جیلانیؒ کی نماز'' اور''قرآن پاک اورشیعہ''(عربی مقالہ) جیسی وقیع کتب معرض وجود میں آئیں۔

علامہ مدنی مرحوم بلند پایہ مدرس اور منتظم بھی تھے۔ ان میں وہ تمام اوصاف پائے جاتے تھے جوایک منتظم میں ہونے ضروری ہیں۔ انہوں نے اپنے والدگرامی مولانا حافظ عبدالغفور جہلمی مرحوم کی وفات کے بعد جب جامعہ علوم اثریہ جہلم کی نظامت سنبھالی تو اس ادارے کی تعمیرو ترقی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت اٹھا نہ رکھی۔ جامعہ علوم اثریہ کی بہتری کیلئے انہوں نے غیرملکی اسفار بھی کئے اور اندرون ملک بھی وہ اس کی ترقی کیلئے کوشاں رہے۔ بلاشبہ مدنی صاحب کی محنتوں کا ثمرہ ہے کہ آج جامعہ علوم اثریہ کا شمار جماعت اہلحدیث کی چند بڑی جامعات میں ہوتا ہے۔ حافظ عبدالغفور مرحوم نے جس خلوص اور خون جگر سے جامعہ علوم اثریہ کی آبیاری کی تھی ان کے صاحبزادوں نے بھی اس کی ترقی میں اپنے شب وروز لگادیئے۔ علامہ مدنی مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب امیر بھی تھے۔ ان کی رائے اور مشوروں کو اہمیت دی جاتی تھی۔ اندرون ملک اور دیارعرب میں ان کا حلقہ اثر بہت وسیع تھا۔ علمائے کرام اورشیوخ عظام سے ان کے تعلقات بہت قریبی تھے۔ ہرکوئی ان سے محبت سے پیش آتا اور یہ محترم بھی دوسروں کی عزت وتکریم میں کھلے دل اورظرف کا مظاہرہ کرتے۔ اپنے سے بڑوں کا احترام اورچھوٹوں سے محبت اور شفقت ان کی دلآویز شخصیت کا خوبصورت پہلو تھا۔ اپنے اساتذہ کرام اور والد محترم کے دوستوں سے ہمیشہ خلوص ومحبت سے ملتے۔ ان کی خدمت عالیہ میں تحفے تحائف پیش کرکے خوشی محسوس کرتے۔ افسوس اب جماعت اہلحدیث اس لائق تکریم عالم دین سے محروم ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ موصوف نے دوشادیاں کیں ان سے ان کے 6 بیٹے اور 4 بیٹیاں اب تلک بقید حیات ہیں۔

کچھ عرصہ سے علامہ مدنی بخار اور دیگر عوارض میں مبتلا تھے۔ آخر 18 فروری کی شام ان کا سفینہ حیات ڈوب گیا۔ اگلے روز 19 فروری کو بعدنماز ظہر ریلوے کی شیشہ گراؤنڈ میں ان کے بھائی حافظ عبدالحمید صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں ہزاروں لوگ شریک ہوئے جن میں دور دراز سے آنے والے علماء کرام اور شیوخ الحدیث بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔

بعد نماز عصر جامعہ علوم اثریہ میں دوبارہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی جس میں زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ عورتوں کی کثیر تعداد نے بھی شرکت کی۔

بعد ازاں اس عالم دین کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں پیوند خاک بنادیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے انہیں جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ۔

اسلام، نوع انسانی کیلئے پیغام آزادی

اسلام غلامی کی ہراس نوع سے آزادی کا نام ہے جو ارتقائے انسانیت میں رکاوٹ بنتی ہے اوراس کو نیکی اور بھلائی کی راہ سے روکتی ہے۔ یہ آزادی کا پیغام ہے، جبرو استعداد سے اورآمرین مطلق سے، جو انسان کے جان و مال، آبرو، عزت نفس اورخوداعتمادی سب کچھ لوٹ لے جاتے ہیں۔ اسلام بتاتا ہے کہ اقتدار کا حقیقی مالک اللہ اور صرف اللہ ہے۔ وہی انسانوں کا فرمانروا ہے۔ سارے انسان اس کی پیدائشی رعایا ہیں وہی انسانوں کی تقدیر کا مالک ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر نہ کوئی کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ کوئی مصیبت یا تکلیف دور کرسکتا ہے۔ قیامت کے دن اگلے پچھلے سارے انسان اس کے حضور جمع کئے جائیں گے اور وہ ان میں سے ہرایک کے کارنامہ حیات کا حساب لے گا۔ اسلام یہ تعلیم انسان کو خوف، ظلم، بے انصافی اور دوسرے انسانوں کی لوٹ کھسوٹ سے نجات دلاتی ہے۔

(اسلام اورجدیدذہن کے شبہات، محمد قطب شہید)

© rasailojaraid.com